

بادشاہ کا وادی قدرون سے گزرنا  
 نمبر 3431  
 ایک خطبہ  
 جو جمعرات، 5 نومبر 1914 کو شائع ہوا  
 کی معرفت C. H. Spurgeon  
 میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن میں  
 اتوار کی شام، 18 جون 1869 کو دیا گیا

"بادشاہ بھی وادی قدرون کے پار جا نکلا۔"  
 سموئیل 2:23-15

وادی قدرون ایک حقیر، مگر عموماً نہایت گندی اور ناپاک ندی تھی جو یروشلم کی فصیلوں کے باہر بہتی تھی۔ اگرچہ بعض لوگوں نے اُسے شہر کا کھلا گٹر کہا ہے، تو بھی قرائن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم از کم بیکل کی نجاست اُسی میں گرتی تھی۔ قربانی کے مقامات کی میل اور گندگی ایک زیرزمین نہر کے ذریعے اُس ندی میں بہا دی جاتی تھی، اور مقدس نوشتہ میں ایک یا دو مثالیں ایسی بھی ملتی ہیں جہاں گھروں کو پاک اور صاف کرنے کے بعد اُن کی ناپاکی وادی قدرون میں ڈال دی گئی۔ چنانچہ اُس سیاہ و مکدر ندی کے پار جانا شدید غم و اندوہ اور دل گداز اذیت کی علامت بن گیا ہے۔ بادشاہ خود بھی وادی قدرون کے پار نکلا۔ شاہی راہ، رنج و الم کی راہ ہے۔ بادشاہوں کے لیے بھی راستہ غم و شرمندگی کی ندی سے ہو کر گزرتا ہے۔ اُو، ذرا دیر کے لیے ہم اِس خیال پر غور کریں۔

I

- یہ بات داؤد بادشاہ کے حق میں سچ ثابت ہوئی۔

داؤد بادشاہ بہترین بادشاہوں میں سے ایک تھا۔ بلا شبہ اُس کی نسل میں کوئی اور ایسا بادشاہ نہیں گزرا جس نے اپنے وطن کے لیے اُس جیسی خدمت انجام دی ہو۔ وہی چرواہے لڑکے کی صورت میں، اپنی جوانی میں، فلسطیوں کے تسلط سے قوم کو رہائی دلائی۔ پھر بارہا اُس کی قوی ہمت اور دلیری اسرائیل کے دشمنوں کے خلاف صفِ اول میں نمودار ہوئی۔ وہ وطن پرست بادشاہ تھا۔ اگر قوم خوشحال بنی تو وہ اُس کی شجاعت کے سبب بنی۔

پھر بھی، اگرچہ وہ نیک بادشاہ تھا، اُس کے رعایا نے اُسے رد کیا اور اُس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اُن سے خائف ہو کر "بادشاہ بھی وادی قدرون کے پار جا نکلا۔"

ہم ایک ناسپاس دنیا میں رہتے ہیں۔ جو لوگ اِس کی سب سے زیادہ خدمت کرتے ہیں، انہیں اکثر یہ دنیا یا تو بالکل انعام نہیں دیتی، یا محض بیزاری سے تھوڑا سا دیتی ہے، اور جلد ہی اُس کی گئی بھلائی کو فراموش کر دیتی ہے۔ صرف اس لیے کہ کسی ایک لمحہ عوامی رائے کا رُخ اُس کے خلاف ہو جائے۔ "ملعون ہے وہ آدمی جو انسان پر بھروسا رکھتا ہے، اور بشر کو اپنی قوت جانتا ہے۔"

اگر تُو اپنی ساری تمنائوں کے ساتھ انسانوں کے لیے جئے، لیکن اپنے خُدا کے لیے جینا بھول جائے، تو تیرا پیالہ افسوس سے لبریز ہوگا، اور مایوسی کے کنکروں سے تیرے دانت چُور چُور ہو جائیں گے۔

داؤد ایک نہایت شفیق باپ بھی تھا۔ وہ اپنی اولاد سے سختی برتنے والا نہ تھا۔ ہاں، میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ بہترین باپ تھا، کیونکہ اُس کے گھر میں تربیت اور تادیب میں بہت کوتاہی کی گئی۔ لیکن وہ نہایت نرم دل باپ تھا، اور اُس نے ابشالوم سے کوئی بات نہ روکی۔ اور پھر بھی یہی نافرمان، یہی ناسپاس، یہی فطرت سے برگشتہ بیٹا وہی نکلا جس نے اُس کے دل میں تیر مارا۔

حیران نہ ہو اگر وہ جنہیں تُو نے زندگی بخشی، تیری جان کے خواہاں ہو جائیں۔  
 تعجب نہ کر اگر وہ جو کبھی تیرے سینے سے لپٹے تھے، اب تیری بے قدری سے تجھے زخمی کریں۔  
 تُو حتیٰ کہ سب سے پیاروں کی محبت پر بھی اپنی بنیاد نہ رکھ  
 تیرا خُدا وفادار ہے، اور محبوب حقیقی کبھی نہیں بدلتا  
 لیکن باقی سب بدل سکتے ہیں، اور اکثر بدل جاتے ہیں۔

یہ وادیِ قدرون کتنی تاریک تھی جسے داؤد نے عبور کیا، جب اُس کا چہیتا بیٹا ابشالوم اُس کے تعاقب میں تھا! لیکن وہ عظیم بادشاہ، وہ نیک فرمان روا، وہ نرم دل باپ—اُسے بھی اِس آزمائش سے گزرنا پڑا۔

،اگرچہ اُس کی زندگی میں بتِ سبعہ کے معاملے میں ایک داغ نمایاں تھا  
تو بھی داؤد اُن مردانِ خُدا میں سے تھا جنہیں سب سے زیادہ دیندار کہا جا سکتا ہے۔

میں یقین سے کہتا ہوں کہ جوں جوں انسان عمر میں بڑھتا ہے، وہ اُس کے زبوروں سے اتنا ہی زیادہ محبت کرنے لگتا ہے۔  
!اور کیا ہی سوانحِ عمری ہے جو ہمیں اُن زبوروں میں ملتی ہے

،یہ تو ہمارے لیے ایک رحمت ہے کہ وہ ہم سے کہیں بہتر نہ تھا  
ورنہ وہ ایسے زبور نہ لکھ پاتا جو ہم جیسے کمزور و خطاکاروں کے لیے موزوں ہوتے۔

میری نظر چند روز قبل ایک کھڑکی میں لکھی ہوئی عبارت پر پڑی، جو ایک معروف سیاستدان کے بارے میں تھی جسے میں  
"عزت سے یاد کرتا ہوں، کہ" وہ اگر بدتر آدمی ہوتا تو بہتر سیاستدان ہوتا۔

مجھے یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی۔  
تاہم، اگر داؤد ایک بہتر انسان ہوتا، تو وہ شاید ایسا زبور نویس نہ ہوتا جیسا کہ وہ تھا؛ کیونکہ اُس کی کمزوریاں اور خطائیں  
اُسے ہمارے پست مرتبہ تک لے آتی ہیں، اور اُسے یہ اہلیت عطا کرتی ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کے جذبات اور روحوں کے  
!احساسات کے مطابق نغمے لکھے۔ لیکن وہ عظیم انسان تھا، وہ داؤد

،اُس میں سپاہی کی کمزوریاں تھیں، اور اُس نے سپاہی کا گناہ بھی کیا  
مگر اُس کے اندر سپاہی کی وسعتِ قلب، قربانی دینے والی شرافت، اور دلیری بھی تھی۔  
،وہ سر اپا انسان تھا—بے ریا  
،مکر و فریب سے نفرت رکھنے والا  
اور اپنے خُدا سے اپنے سارے دل سے محبت کرنے والا۔

،اور پھر بھی، اِس سب کے باوجود  
بادشاہ بھی وادیِ قدرون کے پار جا نکلا۔

،اپنی رعایا کا مطرود  
،اپنے چہیتے فرزند کا حقیر ٹھہرایا گیا  
،بادشاہی لباس اُتار پھینکے  
،ننگے پاؤں، سر پر ٹاٹ اوڑھے  
یروشلم کا سب سے نیک اور عظیم بادشاہ بیابان کی راہ لیتا ہے۔

،میں اِس سے یہ سیکھتا ہوں کہ آسمان کے وارث کے لیے کوئی غم ایسا نہیں جو ممکن نہ ہو  
اور یہ بھی کہ شرم، تہمت، اور بدنامی کی کوئی حد ایسی نہیں جو خُدا کے برگزیدہ ترین بندوں کو گھیر نہ لے۔

—بادشاہ بھی وادیِ قدرون کے پار جا نکلا  
اور تم جانتے ہو اُس وقت کیا ہوا۔  
،وفادار سپاہیوں نے رو رو کر آہیں بھریں  
،جب اُنہوں نے وہ شاہانہ سر بے توقیری میں دیکھا  
،اور اُن روشن آنکھوں کو  
،جنہوں نے میدانِ جنگ میں دشمنوں پر موت برسائی تھی  
اب گریہ و زاری سے سُرخ پایا۔

مگر شیمعی نے کیا کیا؟  
،اُس نے اُسے لعنت دی، اُس پر خاک پھینکی، اور کہا  
"اِجا، اے خون ریز انسان"

اور اخیٹوفل نے کیا کیا؟  
،اُس نے اُس کا ساتھ چھوڑا

فتح مند فریق کی طرف جا ملا،  
اور اپنے اُس سابقہ دوست—بادشاہ داؤد—کی ہلاکت کی سازش کی  
جس کے ساتھ وہ اکثر خُدا کے گھر میں رفاقت سے چلتا رہا تھا۔

اور قوم بھر میں کیا کہا گیا؟  
"یہی کہ خُدا نے داؤد کو چھوڑ دیا ہے  
لہذا وہ بھی اُسے چھوڑ سکتے ہیں  
اور اُس پر چڑھائی کر سکتے ہیں  
—کیونکہ وہ داؤد جو پہلے تھا، اب ویسا نہیں رہا  
اُس کا خُدا اُسے ترک کر چکا ہے  
اور تاج اُس کے بیٹے کو دے دیا گیا ہے۔"

اُہ، میرے بھائیو  
ہم نہیں جانتے کہ ہم پر کیا گزر سکتی ہے۔  
ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کس قدر گہرے غم سے گزرنا پڑے گا  
یا کس دلدل میں گرنا پڑے گا۔  
کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

نیک ترین انسان بدترین کردار میں بدنام ہو سکتا ہے  
روشن ترین ستارے تاریکی میں گم ہو سکتے ہیں  
چمکتی ہوئی چاندنی بادلوں میں چھپ سکتی ہے  
اور خود سورج، آندھی کے پروں تلے چھپایا جا سکتا ہے۔

کیا ہم جب اپنے ایماندار بھائیوں کو ستایا جاتا دیکھیں  
تو انہیں چھوڑ دیں گے؟  
کیا ہم اُن کے خلاف عام شور و غوغا میں شامل ہو جائیں گے؟

اگر ہم نیک اور سچے نہ ہوں گے تو شاید ہاں  
مگر اگر ہم وہ ہوں جیسے خُدا چاہتا ہے کہ ہم ہوں  
تو ہم خُدا کے داؤد کے لیے کھڑے ہوں گے  
جیسے اُٹی اور اُس کے محافظ اُس دن کھڑے ہوئے تھے۔

ہم کہیں گے  
یہ خُدا تعالیٰ کے خادم ہیں۔"  
تم انہیں ستاؤ  
اُن پر بہتان کی خاک ڈالو  
انہیں متعصب، جوشیلا، امن کا دشمن  
اور دنیا کو اُلٹ دینے والا کہو  
ہم اُن کے ساتھ اپنا حصہ لیں گے۔

خیر و شر میں ہم اُن کے ساتھ ہیں  
ہم اُن کے مالک کو  
اور خود انہیں قبول کرتے ہیں  
اور اُن کے قدروں کے پار ہم بھی جائیں گے  
یہ ایمان رکھتے ہوئے  
کہ ایک دن ضرور اُٹے گا  
"جب لوگ اُن کے ساتھ دوبارہ لوٹنے کو باعثِ افتخار جانیں گے۔"

کیونکہ، اے بھائیو  
داؤد پھر یروشلیم کو لوٹا۔

خُداوند نے اُس کے دشمنوں کو پیچھے سے مارا  
اور انہیں شکست دی۔

وہ نغمہ و شادمانی کے ساتھ واپس آیا۔

اور یوں نیک بھی واپس آئیں گے،  
وہ بہترین بندے بھی،  
جس دن خُدا اُن کا چراغ روشن کرے گا،  
اور ہر اُس زبان کو جو اُن پر عدالت میں اُٹھے  
ہمیشہ کی مذمت میں ڈال دے گا۔

پس تم سچائی پر قائم رہو،  
وفادار بنے رہو،  
رنج سہنے کے لیے تیار رہو،  
ملامت برداشت کرنے کو تیار رہو،  
—بدنامی قبول کرنے کو تیار رہو

کیونکہ داؤد بادشاہ بھی یہی راہ سے گزرا  
اور وہ دن ضرور آئے گا  
جب تم بھی اُس کی مانند  
اُن سب تہمتوں اور طعنوں سے گزر کر  
اُن سے بہتر ہو کر  
اپنے نجات دینے والے خُدا میں شادمانی کرو گے۔

یہ تو داؤد کی بابت ہوا۔  
اگر ہمارے پاس وقت ہوتا تو  
داؤد کے وادی قدرون سے گزرنے کے واقعہ سے  
ہم کئی نہایت قیمتی حقائق حاصل کر سکتے تھے  
مگر فی الحال میں محض ایک نکتہ فکر کی طرف اشارہ کرتا ہوں  
نہ کہ اُس پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کی کوشش۔

اب دوسری بات

II:

داؤد سے عظیم تر بادشاہ بھی وادی قدرون کے پار گیا۔  
اور اگر داؤد کے گزرنے پر سب لوگ روئے  
تو اُو، لوگ آج رات بھی آنسو بہائیں  
جب وہ یاد کریں  
کہ صیّون کا عظیم بادشاہ  
اُس سیاہ ندی کے پار گیا۔

—کبھی کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوا جیسا وہ تھا  
!کیا ہی جلالی، کیا ہی حسن سے بھرپور منظر اُس کا تھا  
،اُس کی آنکھیں آسمان کے آفتاب تھیں  
اور اُس کی حضوری آسمان کا جلال۔

—مگر وہ اپنے مخلوق کے درمیان اُتر آیا  
،اُن گرے ہوئے انسانوں کے بیچ  
جن کی بہتری کے سوا اُس نے کچھ نہ چاہا۔

اُس نے اُن کے مردوں کو زندہ کیا،  
اُن کے بیماروں کو شفا دی  
جب وہ بھوکے تھے تو انہیں خوراک بخشی  
جب وہ مضمحل تھے، تو انہیں تازگی عطا کی۔

اُس کے کلام محبت سے لبریز تھے  
اور اُس کی تعلیمات حکمت اور فضل سے معمور۔

لیکن اب وہ اُس کا خون چاہتے ہیں، ہاں،  
وہ اُس کے خون کے پیاسے ہیں  
اور شب کی تاریکی میں اُس کا پیچھا کر رہے ہیں۔

وہ اُسے گرفتار کریں گے،  
عدالت گاہ میں لے جائیں گے  
اور اُسے موت کے گھاٹ اُتاریں گے۔

اے ظالم دنیا! تُو نے اپنے سب سے بڑے محسن کو نہ پہچانا  
ہمارے ایک شاعر نے مسیح کو "عظیم خیر خواہ انسانیت" کہا ہے  
—اور بیشک وہ ایسا ہی تھا  
مگر یہ الفاظ اُس کی حقیقت کی بلندی کو چھو بھی نہیں سکتے  
کیونکہ اُس نے اپنے لوگوں سے پورے دل سے محبت کی۔

وہ اپنے لوگوں کے پاس آیا  
اور اُس کے لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔  
ہاں، اُس کی اپنی قوم—یہودی—بی  
اُس کی ہلاکت کے لیے سب سے زیادہ بے رحم ثابت ہوئے۔

جب وہ بادشاہ اُس تاریک رات میں وادی قدرون کے پار جا رہا تھا  
تو کچھ دوست اُس کے ساتھ تھے۔  
مگر اُن کی دوستی کی حقیقت کیا تھی؟

دل سے تو وہ وفادار تھے،  
مگر کمزور اور ناتواں۔  
اور جب آزمائش کی گھڑی آئی  
تو سب اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

پطرس، تُو کہاں ہے؟  
میں تجھے پہچانتا ہوں۔  
—میں تیری آواز سن رہا ہوں  
"میں اُس آدمی کو نہیں جانتا"  
جب تُو قسمیں کھا کھا کر اور لعنتیں کر کے  
اُسے انکار کر رہا ہے۔

اور یوحنا، تُو کہاں ہے؟  
کیا وہ نوجوان  
جسے انہوں نے پکڑنا چاہا  
—اور وہ اپنا لباس چھوڑ کر بھاگ نکلا  
کیا وہ تُو نہ تھا؟

اور باقی سب کہاں ہیں؟  
"پھر سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔"

اُس تلخ گھڑی میں  
جب وہ وادیِ قدرون سے گزر رہا تھا  
اور اُس کا پیالہ کڑوا کرنے کو اور کچھ نہ بچا تھا  
تو اُسے چوم کر دھوکہ دینے والا  
—بیہودہ ہی تھا  
اُس کی چھوٹی جماعت کا خزانچی۔

اے دوست! "اُس نے کہا"  
اور ایک دوستی کے لفظ سے  
اُسے دغا دی۔

ہمیں آج رات  
اگرچہ ہم چاہتے ہیں  
کہ ہم جتسمنی کی تلخیوں میں اُس کے غموں میں شریک ہوں  
اُس تلخ سبزیاں والی وادی میں ٹھہریں  
اور قدرون کی سیاہ ندی میں جھانکیں  
مگر ہمارا موضوع اُس کے اُن مصائب کی تفصیل نہیں۔

تاہم، تم یاد رکھو  
کہ اُس نے ہماری خاطر موت تک دکھ اُٹھایا  
اور وہ دردناک ادبیتیں کیا تھیں  
!جن سے اُس نے ہماری مخلصی خریدی

—یہ ایک بات ہے جو داؤد کے ساتھ مشابہ نہیں  
وہ واقعی مرا  
وہ حقیقتاً قتل کیا گیا۔

اُس کے دشمنوں نے اُسے آ لیا  
اُس کے ہاتھوں اور پاؤں میں کیل ٹھونکے  
اور اُسے سولی پر بلند کیا  
—تاکہ وہ سب کے لیے تماشا بن جائے  
اور وہیں وہ جان دے گیا۔

!لیکن اُس کی صلیب اُس کی فتح تھی

کلوری وہ میدانِ جنگ تھا  
جہاں اُس نے فتح پائی  
اور داؤد کی مانند  
—وہ دوبارہ یروشلیم میں داخل ہوا  
قبر سے جی اُٹھا  
اب نہ کبھی دکھ اُٹھانے کو  
نہ مرنے کو

اور وہ آسمان کو واپس چلا گیا  
—جہاں سے وہ آیا تھا  
نرسنگوں کی آواز کے ساتھ  
اور اُن کی شادمانی بھری موسیقی کے ساتھ  
جو دل کی خوشی میں نغمہ سرا ہوتے ہیں

اے دروازو، اپنے سر اٹھاؤ"  
اور اے ابدی دروازو! تُو سربلند ہو  
"کہ جلال کا بادشاہ اندر آئے

پس، اے عزیزو  
—خداوند کی ذات میں دیکھو  
یہ ایک نبوت اور ایک یقین دہانی ہے  
،کہ صداقت اور حق کا مقصد  
اور وہ لوگ جو اس مقصد کے ساتھ ہیں  
،اور خود بھی پاک و کامل ہیں  
اُن پر بھی ایسا وقت آ سکتا ہے  
،کہ وہ خاک میں ملائے جائیں  
—بدنام ہوں، رد کیے جائیں

،تو بھی اُن کی فتح خطرے میں نہیں  
،نہ اُن کا مقصد  
نہ اُن کی جانیں۔

!آہ

یہ جان کر آدمی کے دل کو تقویت ملتی ہے۔  
ہمارے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہو سکتا  
—جو ہمارے بادشاہ کے ساتھ ہو چکا  
ایسی کوئی بدنامی نہیں  
جیسی اُس پر نازل ہوئی۔

اگر گھر کے مالک کو  
،بلعزئوب کہا گیا  
تو اُس کے گھرانے والوں کو وہ کیا کچھ نہ کہیں گے؟  
یقیناً وہ ہمیں اُس سے کم سخت لقب دیں گے۔

پس حوصلہ رکھو  
!اے مسیح میں کانپتے اور تھرتھراتے چھوٹے گروہ  
مسیح کے لیے دکھ اٹھانے اور رنج سہنے میں  
حوصلہ رکھو۔

کیونکہ جس طرح وہ مردوں میں سے جی اٹھا  
،اور اسیری کو اسیر کر کے لے گیا  
اسی طرح اُس کے کمزور سے کمزور پیروکار بھی اٹھائے جائیں گے۔

،اب آخر میں  
—میں کچھ کلمات کہوں گا

III

ہمارے قدروں کے پار گزرنے کے بارے میں چند الفاظ :

!آہ

ہمیں وادی قدرون سے گزرنا پسند نہیں۔  
،جب آزمائش کی گھڑی آتی ہے

—تو ہم کس طرح دُکھ کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں  
!خصوصاً رسوائی اور بدنامی کے خلاف

کتنے ایسے تھے  
، جو زیارت کے سفر پر نکلتے  
(Mr. Shame) مگر جناب شرمندگی  
اُن پر غالب آ گیا۔

،وہ اُس سیاہ ندی قدرون کو پار نہ کر سکے  
اُس جلال کے خُداوند کے لیے  
،اپنے آپ کو حقیر سمجھنا برداشت نہ کر سکے

اور وہ پلٹ گئے۔

!اب میرے پاس دو کلمات ہیں جو تم سے کہنا ہیں۔ اُول، اے عزیز بھائیو  
،خُدا کے عظیم مقصد کے بارے میں جو تمام دنیا میں جاری ہے  
،جب ہم راستی کے پیچھے چلتے ہیں تو ہمیں بہت سی ٹھوکروں  
بہت سی سختیوں، اور بہت سی شکستوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

میں نہیں سمجھتا کہ خُداوند کا کام کبھی اس طرح مقرر ہوا  
،کہ وہ مسلسل کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتا رہے  
بغیر کسی رکاوٹ یا پسپائی کے۔

—سمندر اپنی مد کی حالت تک لہر بہ لہر بڑھتا ہے  
،ایک لہر آگے آتی ہے  
،پھر پیچھے ہٹتی ہے  
پھر دوسری آتی ہے اور واپس چلی جاتی ہے؛  
اور کبھی ایسا ہوتا ہے  
،کہ جب مد اپنے عروج کو پہنچنے ہی والی ہو  
تو ایک ایسی لہر پیچھے ہٹ جاتی ہے  
اور پہلے سے بھی زیادہ ساحل کو خشک چھوڑ دیتی ہے۔

اور یوں ہی مسیحیت کے مقصد کے ساتھ ہے۔  
،ایک عظیم لہر پنطیگست کے دن اٹھی  
مگر وہ بیروڈیس کے جبر کے سبب کچھ دیر کو رک سی گئی۔  
،پھر دیگر لہریں آئیں  
یہاں تک کہ دُنیا نے کسی حد تک  
مسیح کی روشنی کو اپنے گوشہ گوشہ میں دیکھا۔

پھر وہ قرون وسطیٰ کا زمانہ آیا  
،جسے ہم "تاریک دور" کہتے ہیں  
جہاں پیش رفت رک گئی۔

،پھر ایک زبردست لہر اٹھی  
جسے ہم لوتھر اور کالون کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔  
،پھر کچھ پسپائی ہوئی  
،اور پھر وٹفیلڈ، ویسلے  
جوناتھن ایڈورڈز اور دیگر بزرگوں کے دنوں میں  
ایک اور جاگرتی ہوئی۔



اور میرا خیال ہے  
— کہ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا  
پیش رفت، پھر توقف؛  
عظیم کامیابی  
پھر وقتی شکست۔

اب، کیا تم میں سے کوئی ایسے مقام پر رہتا ہے  
جہاں بہت سی کوششوں کے باوجود  
مسیح کے نام کو فتح حاصل ہوتی دکھائی نہیں دیتی؟  
، مایوس نہ ہو  
دل شکستہ نہ بنو۔

بلکہ فضل کے تخت پر پہلے سے بڑھ کر جاؤ  
اور اُس سے التماس کرو  
کہ وہ تمہیں جنگ کے لیے تازہ طاقت باندھنے کا فضل عطا کرے۔

، بادشاہ وادی قدرون سے گزرا  
اور یوں اُس کا مقصد بھی  
، تمہارے گاؤں میں  
، تمہاری گلی میں  
، اور اُس سارے کام میں جس سے تم وابستہ ہو  
قدرون سے گزرے گا۔

، لیکن بادشاہ پھر واپس بھی آیا  
، اور اگر تم دل و حوصلہ قائم رکھو  
، اور خداوند کے کام میں ثابت قدم اور غیر متزلزل رہو  
تو وہ تمہارے پاس بھی پھر آئے گا۔

مجھے معلوم ہے  
— کہ تم میں سے بعض کے دلوں میں کیا چل رہا ہے  
، تمہیں محسوس ہوا کہ تم فیض میں بہت تیزی سے بڑھ رہے ہو  
، اور تم نے سوچا  
"میں جلد ہی روحانی بلندی کو پا لوں گا"

مگر اب تم اپنی گراوٹ کو دیکھ رہے ہو؛  
، تم حیرت زدہ اور دل گرفتہ ہو  
کیونکہ تم ویسے ترقی نہیں کر رہے  
جیسے پہلے کیا کرتے تھے۔  
اب تم ویسے خوش بھی نہیں  
جیسے کبھی تھے۔

ہو سکتا ہے  
، کہ تم اپنے قدرون سے گزر رہے ہو  
مگر خوف نہ کھاؤ۔

وہ بادشاہ  
، جو تمہارے دلوں میں سکونت پذیر ہوا  
، میں دھکیل دیا گیا ہو wilderness اگرچہ وہ کچھ عرصہ  
، اور تمہاری روح کی تاریک گوشوں میں چھپا ہو  
، وہ پھر ابھرے گا،

اور تخت پر بیٹھے گا  
اور اپنے دشمن کو نکال باہر کرے گا۔

ثابت قدم رہو  
مسیح کی صلیب اور تاج کو تھامے رہو  
کیونکہ فتح اب بھی انہی کی ہمراہ ہے۔

بس صبر کرو  
کیونکہ خدا کو جلدی نہیں۔  
ٹھہرو  
اور اُسے اُس کا وقت لینے دو۔

تب وہ نیک کام  
جو تمہارے اردگرد ہو رہا ہے  
اور وہ جو تمہارے اندر ہو رہا ہے  
بالآخر کامیاب ہوگا۔

اس وقت میں  
جب ہم مسیح کے تاج کے لیے لڑتے ہیں  
اور اُس کی سچائی کو  
اُس ناپاک اتحاد سے آزاد کرانا چاہتے ہیں  
جسے اُس نے ناانصافی سے اپنا لیا ہے  
تو شاید ہمیں کچھ وقت کے لیے  
مایوسی اپنی علم کے نیچے ملے۔

لیکن اگر ایسا ہو بھی  
تو ہم ایک لمحے کو بھی  
اپنے حوصلے میں کمزوری نہیں آنے دیں گے  
نہ ہم حق کی پیش قدمی روکیں گے  
جب تک کہ وہ آخری اور عالمگیر فتح حاصل نہ ہو جائے۔

شاید بہتر بھی یہی ہے  
کہ ہم کچھ دیر انتظار کریں؛  
کیونکہ ابھی ہم محض ایک مقصد حاصل کر سکتے ہیں  
لیکن یہ تھوڑی سی تاخیر  
ہمیں عظیم تر عزائم اور اعلیٰ مقاصد کی طرف لے جائے گی۔

اگر ایک کلیسیا آئرلینڈ میں آزاد نہ ہو سکے  
تو دوسری ہو جائے گی؛  
اور انگلستان کی کلیسیا کو معلوم ہو گا  
کہ اُسے اس قوم پر اپنی مرضی تھوپنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

تب آزادی اور مذہبی مساوات  
یہاں بھی اعلان پائے گی  
جس طرح وہاں پائی  
اور تاخیر کی بدولت  
اُس کا آنا اور بھی جلدی ہوگا۔

پس بادشاہ کا مقصد  
کچھ عرصہ قدرون کے پار چلا جائے  
اور دُنیا کے رئیس

،مسیح اور اُس کے تاج کے خلاف صف آراء ہو جائیں  
تو بھی فتح ضرور اُئے گی۔

،اور ہم انتظار کر سکتے ہیں  
،ہم صبر کر سکتے ہیں  
کیونکہ شاید ٹھہرنے سے  
—جہاز اور زیادہ قیمتی مال سے اُد کر واپس آئے  
،پانی کی سطح تک  
بھرا ہوا، دبایا ہوا، قیمتی سامان سے۔

،مگر واپس وہ ضرور اُئے گا  
—یقیناً اُئے گا  
،اپنے مالک کے جلال کے لیے  
اور اِس سرزمین میں  
خُدا کی کلیسیا کی تسلی کے لیے۔

سچائی کے لیے کبھی مایوس نہ ہونا۔

،راست کام کرو  
،اور کبھی نہ ڈرو  
،چاہے زمین اپنی جگہ سے ہٹ جائے  
اور پہاڑ سمندر کے بیچ ڈالے جائیں۔

،اگر تم سچائی پر قائم رہو  
،اور مسیح کے لیے کھڑے ہو  
تو تمہیں ہرگز خوف نہ کرنا چاہیے۔

،کیا ہوا اگر قومیں کمہار کے برتنوں کی مانند ٹوٹ جائیں  
اور بغاوت در بغاوت کے باعث  
بھوسے کی طرح ہوا میں اڑیں؟

،خُداوند کے مقدس خوش ہوتے ہیں  
کیونکہ وہ جانتے ہیں  
،کہ جنگ خُداوند کی ہے  
اور وہ ہر دشمن کو عنقریب ہمارے ہاتھ میں کر دے گا۔

،اور اگر وہ کچھ دیر ٹھہرتا ہے  
،تو ہم اُس کا انتظار کریں گے  
کیونکہ وہ جب اُئے گا  
تو فتح کو ساتھ لائے گا۔

آخر میں، اے عزیزو، تم میں سے اُن کے لئے جو اِس وقت سخت ڈکھ اُٹھا رہے ہیں، یہ نرمی سے کہی گئی بات سنو: "بادشاہ خُود  
بھی وادی قدرون کے اُس پار سے گزرا۔" اے عزیز بھائیو اور بہنو، ہمیں بھی قدرون سے گزرنا لازم ہے، لیکن شہزادہ کے  
قدموں کے نشانات، شہزادہ کے ہی قدموں کے نشانات اُس راہ پر جابجا پائے جاتے ہیں۔

وہ ہمیں کسی تاریک کوٹھری سے نہیں لے جاتا"  
"جس سے وہ خُود پہلے نہ گزرا ہو۔

پس ہم دلیر بنیں اور اُس راہ سے گزریں۔ تجھ پر شدید صدمہ آیا—ہاں، تعجب نہیں کہ تیرے آنسو اُس تابوت کے ڈھکن پر گرے،  
وہ ایک بیش قیمت جان تھی جو تُو نے کھو دی۔ لیکن "یسوع بھی رویا" اور تیرا رومال اُس کی ہمدردی کی خوشبو سے معطر  
ہے۔

تُو نے ایک بڑا نقصان اُٹھایا، اور اب تجھے مفلسی کا اندیشہ ہے۔ بے شک یہ ایک ایسا بُرا وقت ہے جس سے ڈکھ ہوتا ہے، لیکن لومڑیوں کے پاس بھٹ بوتے ہیں، اور ہوا کے پرندے بھی گھونسلے رکھتے ہیں، مگر ابن آدم کے پاس سر رکھنے کو بھی جگہ نہ تھی۔ تیری مفلسی اُس کی رفاقت سے جگمگا اُٹھی ہے، کیونکہ وہ تجھ سے بھی زیادہ غریب تھا۔

اوہ! مگر تجھ پر بہتان باندھا گیا ہے؟ یہ تو راستبازوں کا نصیب ہے۔ پرندے ہمیشہ پکے اور میٹھے پھلوں کو ہی چونچ مارتے ہیں۔ تیرے خُداوند پر بھی تہمتیں لگیں، کہا گیا کہ وہ شرابی ہے اور مے نوش۔ وہ تجھے کانٹوں کا وہی تاج پہنا رہے ہیں جو پہلے اُسی کے سر پر رکھا گیا، اور اب وہ کانٹے تیرے لئے اُتے تیز نہیں، کیونکہ وہ پہلے اُس کے سر پر چبھے تھے۔

آہ! تُو کہتا ہے، "میرا ایک عزیز دوست، جس سے میں محبت رکھتا تھا، میرے خلاف ہو گیا۔" یہ یاد رکھ، یہوداہ کو، اور پھر حیران نہ ہو۔

تُو کہتا ہے، "بلکہ خُدا کی کلیسیا بھی میرے خلاف بدگمانی رکھتی ہے، حالانکہ میں حق پر قائم ہوں۔" یاد رکھ، تیرا خُداوند اپنی ماں کے بیٹوں کے لیے بیگانہ تھا، اور اُس دُور کی کلیسیا تو اُس کی کھلی دُشمن تھی۔

دلیر ہو، اے آسمان کی طرف رُخ کیے ہوئے ہمسفر بھائیو! یہ پیالہ ہمیں پینا ہے، ہمارے آسمانی باپ نے اس کا حکم فرمایا ہے۔ لیکن اُس نے اسے خود تیار بھی کیا ہے، اور اگر ہم یہ پی لیں، تو وہ وعدہ کرتا ہے کہ ہم جلد ہی اس نئے مے کے پیالے سے پئیں گے جو جلال کی بادشاہی میں دیا جائے گا۔ فرمانبردار ہو جاؤ، بلکہ رضا مند ہو جاؤ، بلکہ خوش ہو جاؤ کہ تم اپنے خُداوند کے ساتھ ڈکھ اُٹھانے کے لائق ٹھہرائے گئے۔

جب اکثر لوگ مُنہ موڑ لیں، تب بھی اپنے بادشاہ کے ساتھ وفادار رہو۔ گواہی دو کہ وہی زندہ کلام رکھتا ہے، اور زمین پر کوئی اُس کے برابر نہیں۔ اور جب صور فتح بلند ہو گا، اور بادشاہ اپنے لوگوں کی طرف واپس آئے گا، تو تم بھی اُس کے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ہاتھی دانت کے محلوں میں داخل ہو گے، اور مُبارکوں کے مسکن میں ہمیشہ کے لیے بسو گے، اور تاج پہنائے جاؤ گے۔

اے پیارے سننے والو، کیا تم مسیح کے طرفدار ہو یا اُس کے دشمنوں کے؟ کیا تم آج رات اُس مسیح کے ساتھ چلو گے جو حقیر گنا گیا؟ کیا تم اُس کے ساتھ اُس بادل کے نیچے کھڑے ہو گے؟ کیا تم اُس کے ساتھ ننگے پاؤں کیچڑ میں چلو گے، یا تمہیں صرف چاندی کے جوتوں والی مذہبی روش پسند ہے؟

میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ میرے خُداوند اور آقا پر بھروسا رکھو۔ اُس کا صلیب اُٹھاؤ۔ یہ وہ سب سے بہتر کام ہو گا جو تم نے کبھی کیا ہو گا، کیونکہ یہ تمہیں اُس جلال تک لے جائے گا جہاں شرمندگی ہمیشہ کے لیے بھلا دی جائے گی۔

خُداوند تم میں سے ہر ایک کو برکت دے، اور یہ چند الفاظ اُن کے لیے تسلی کا باعث ہوں جو تھرتھراتے ہیں، خُداوند یسوع کے نام کی خاطر۔

تفسیری خطبے از سی۔ ایچ۔ اسپرُجن  
سیموئیل 13:15-23، یسعیاہ 61، مرقس 14:22-24

یہ داؤد کی زندگی کے عظیم ترین امتحانات میں سے ایک تھا۔

## سیموئیل-2 - 15

### آیات 13-14:

اور ایک قاصد داؤد کے پاس آیا اور کہا، کہ اسرائیل کے مردوں کے دل ابی سلوم کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ تب داؤد نے اپنے سب خادموں سے جو یروشلمیم میں اُس کے ساتھ تھے کہا، اُٹھو، ہم بھاگ چلیں، کیونکہ ہم ابی سلوم کے ہاتھ سے بچ نہ پائیں گے۔ جلدی روانہ ہو جاؤ، مبادا وہ ناگہاں ہم پر چڑھ آئے، اور ہم پر مصیبت لائے، اور تلوار کی دھار سے شہر کو تباہ کرے۔

داؤد کے اُس وقت کے طرز عمل میں کئی باتیں قابلِ تحسین ہیں، جب وہ ابی سلوم سے فرار ہوا، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اُس کی دلیری جیسے اُسے چھوڑ گئی تھی۔ اُس کے روشن دنوں میں، جب گناہ نے اُسے کمزور نہ کیا تھا، وہ اس صورتِ حال پر غالب آ سکتا تھا، لیکن اب وہ اِس بڑی مصیبت کے سامنے کانپتا ہے۔

### :آیت 15

تب بادشاہ کے خادموں نے اُسے کہا، دیکھ، تیرے خادم جو کچھ میرے آقا بادشاہ حکم دے، کرنے کو تیار ہیں۔

وہ اُس کے ساتھ وفاداری سے بندھے ہوئے تھے۔ اُس کے مشورے پر فوراً عمل کرنے کو آمادہ کیا ہم بھی یہی بات بادشاہ یسوع سے کہہ سکتے ہیں؟ کیا یہاں موجود ہر مسیحی اپنے آقا سے کہے گا، "دیکھ، تیرے خادم جو کچھ میرے آقا بادشاہ حکم دے، کرنے کو تیار ہیں؟" افسوس! بہتیرے لوگ مسیح کے احکام میں سے چُن چُن کر عمل کرتے ہیں۔ وہ اُس کی تمام مرضی پر اطاعت نہیں کرتے۔ کچھ واضح فرائض جان بوجھ کر نظر انداز کیے جاتے ہیں۔ صاف احکام قصداً فراموش کیے جاتے ہیں۔ کاش "خُدا کرے ہم سب دل سے بادشاہ یسوع سے کہہ سکیں، "دیکھ، تیرے خادم جو کچھ میرے آقا بادشاہ حکم دے، کرنے کو تیار ہیں

### :آیات 16-18

تب بادشاہ نکلا، اور اُس کا سارا گھرانہ اُس کے پیچھے۔ اور بادشاہ نے دس عورتیں، جو اُس کی حرمیں تھیں، گھر کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑ دیں۔ اور بادشاہ نکلا، اور سب لوگ اُس کے پیچھے چلے، اور ایک جگہ پر جا کر ٹھہر گئے جو دور تھی۔ اور اُس کے سب خادم اُس کے پاس سے گزرے؛ اور سب کریتی اور فلتی، اور سب جاتھی، یعنی چھ سو مرد جو جات سے اُس کے پیچھے آئے تھے، بادشاہ کے آگے سے گزرے۔

یہ اُس کی پرانی محافظ فوج تھی، وہ سپاہی جو اُس کے گرد ہمیشہ رہتے، اُس سے دلی محبت رکھتے اور جن کی وفاداری پر بھروسہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن دیکھو! اسرائیل کے بادشاہ کیسی حالت کو پہنچا، کہ اُسے صرف چھ سو سپاہیوں کے ساتھ بھاگنا پڑا! —اپنی ہی نافرمان رعیت سے، جس کی قیادت اُس کا زیادہ باغی بیٹا کر رہا تھا

### :آیات 19-23

تب بادشاہ نے اُٹی جاتھی سے کہا، تُو بھی ہمارے ساتھ کیوں جاتا ہے؟ اپنے مقام کو لوٹ جا، اور بادشاہ کے ساتھ رہ۔ کیونکہ تُو ایک اجنبی ہے، اور جلاوطن بھی۔ تُو تو کل آیا ہے، کیا میں آج تجھے اپنے ساتھ ادھر ادھر لیے پھروں؟ میں تو جدھر بھی جا سکوں گا، جاؤں گا۔ تُو لوٹ جا، اور اپنے بھائیوں کو بھی لے جا۔ رحم اور سچائی تیرے ساتھ ہوں۔ اور اُٹی نے بادشاہ کو جواب دیا، اور کہا، خُداوند کی حیات کی قسم، اور میرے آقا بادشاہ کی حیات کی قسم، جہاں کہیں میرے آقا بادشاہ ہو گا، خواہ موت میں ہو یا زندگی میں، وہاں تیرا خادم بھی ہو گا۔ تب داؤد نے اُٹی سے کہا، جا اور پار ہو جا۔ سو اُٹی جاتھی اور اُس کے سب آدمی اور سب چھوٹے بچے جو اُس کے ساتھ تھے، پار ہو گئے۔ اور تمام مُلک کے لوگوں نے بلند آواز سے رویا، اور سب لوگ پار ہو گئے؛ بادشاہ بھی وادی قدرون سے پار ہو گیا، اور سب لوگ پار ہو کر بیابان کی راہ کو اختیار کیے ہوئے تھے۔

یہ اُس بڑی تصویر کی جھلک تھی، جب داؤد کا عظیم بیٹا وادی قدرون سے گزرا۔ وہ تاریک اور رنج و الم کی رات، جب تاریکی کی تمام قوتیں جمع تھیں، شہزادہ خود بادشاہ — اُس سیاہ و تلخ ندی کو پار کر کے جسمانی دکھ کی گتسمنی میں داخل ہوا۔ جیسے داؤد کے ساتھ کچھ وفادار تھے، ویسے ہی مسیح کے ساتھ بھی چند وفادار موجود تھے۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنے خُداوند و آقا کے دُکھ کے دن اُس کے ساتھ پائے جاتے ہیں، کیونکہ وہ اُس کی خوشی کے دن بھی اُس کے ساتھ ہوں گے۔

### اشعیا باب 61

#### 1-2-

خُداوند خُدا کا رُوح مجھ پر ہے، اِس لیے کہ خُداوند نے مجھے مسح کیا ہے تاکہ میں حلیموں کو خوشخبری سناؤں؛ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ شکستہ دلوں کو باندھوں، قیدیوں کے لیے ربانی کی منادی کروں، اور اسیران کے لیے قید خانہ کے دروازے کھول دوں؛ تاکہ خُداوند کے مقبول سال کی اور اپنے خُدا کے انتقام کے دن کی منادی کروں، تاکہ سب غمگینوں کو تسلی دوں۔

ہمارے نجات دہندہ کی بلند اور مہربان مہم کا کیسا محبت انگیز منظر ہے — غم کا خاتمہ کرنا! وہ ماتمیوں کو ڈھونڈتا ہے، وہی اُس کی خصوصی توجہ کا مرکز ہیں، اور اُس کے سب کاموں کا ایک بڑا مقصد یہی ہے — "غمگینوں کو تسلی دینا۔" اگر یہاں کوئی دل شکستہ ہے تو وہ ضرور اس آسمانی خدمت میں اپنا حصہ دیکھ سکتا ہے۔ یسوع آیا ہے تاکہ سب غمگینوں کو تسلی دے۔ کیا وہ تجھے تسلی نہ دے گا؟

- کہ انہیں راکھ کے بدلے خوبصورتی، ماتم کے بدلے خوشی کا روغن، اور پڑمردگی کی رُوح کے بدلے ستائش کا خرقہ بخشے؛ تاکہ انہیں صداقت کے درخت کہلایا جائے، خُداوند کا لگایا ہوا پودا، تاکہ وہ جلال پائے۔

پس یوں معلوم ہوتا ہے کہ خُدا اپنے غمزدہ، بیمار، افسردہ مخلوق کی مدد میں جلال پاتا ہے۔ اُس نے انہیں پیدا کر کے جلال پایا، مگر انہیں نیا کر کے اُس نے اور بھی اعلیٰ جلال پایا۔ خلقت کا جلال چاندنی ہے، مگر نئی خلقت کا جلال اُس سورج کی مانند ہے جو اپنی قوت میں چمکتا ہے۔ اے غمگینو، خُدا تمہیں فضل عطا کرے کہ تم خوشی سے اُن فیوض کو قبول کرو جو مسیح تمہیں دینے آیا ہے، تاکہ تم اُس کے جلال کے سبب بنو۔

- اور وہ پرانی اُجڑی ہوئی جگہوں کو تعمیر کریں گے، وہ قدیم ویرانیوں کو اُٹھائیں گے، اور کئی پشتوں کے کھنڈرات کو بحال کریں گے۔

جب غمگین دل تسلی پاتے ہیں، اور قیدی آزاد ہوتے ہیں، تو وہ زندگی اور توانائی سے بھر جاتے ہیں، اور وہ تباہ شدہ اور سنسان جگہوں کی تعمیر شروع کرتے ہیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ کلیسیا کے لیے بہترین شفا وہ نئی جانیں ہیں جنہیں خُدا نجات بخشتا ہے۔ وہ ہمارے درمیان نئے نغموں کے ساتھ آتے ہیں، جیسے گرمیوں کے پرندے صبح کو بیدار کرتے ہیں۔ وہ صبح کی کوکھ سے شبنم کی مانند چمکتے آتے ہیں، اپنی جوانی کی تروتازگی کے ساتھ خُدا بہت سی پرانی کلیسیاؤں کو، جو گویا کھنڈرات بن چکی ہیں، ایسا فضل بخشے کہ ان تعمیر کرنے والے دلوں کو اُن میں بھیجے۔

- اور بیگانے تمہاری ریوڑوں کی چرواہی کریں گے، اور اجنبیوں کے بیٹے تمہارے کسان اور تاکبان ہوں گے۔ لیکن تم خُداوند کے کابن کہلاؤ گے:

خُدا کا سچا اسرائیل، اُس کے برگزیدہ، اُس کے منتخب لوگ — وہ تمام اقوام پر اس نظر سے دیکھ سکتے ہیں کہ وہ اُن کے خدمت گار ہیں۔ بادشاہ اور ملکائیں تمہارے لیے سلطنت کرتے ہیں؛ تاجر سمندر کو تمہارے لیے چیرتے ہیں؛ کسان زمین تمہارے لیے جوتتے ہیں۔ مگر تمہارا اصل کام، تمہاری سب سے اعلیٰ خدمت، خُداوند کی خدمت ہے۔ تم خُداوند کے کابن کہلاؤ گے۔

- لوگ تمہیں ہمارے خُدا کے خادم کہیں گے؛ تم غیروں کی دولت کھاؤ گے، اور اُن کے فخر میں تم فخر کرو گے۔

کیونکہ سب چیزیں خُدا کی طرف سے ہیں، اور یسوع مسیح کے وسیلہ سے سب تمہارے لیے ہیں۔ اُسی دن جب خُداوند غمگینوں کو تسلی دیتا ہے اور شکستہ دلوں کو باندھتا ہے، وہ انہیں ایک مقدس کہانت میں داخل کرتا ہے، تاکہ وہ بنی آدم کے درمیان خُدا کی خاص قوم کی حیثیت سے چلیں — سب بنی نوع انسان سے بڑھ کر معزز۔ اوہ! اس امتیازی فضل کے امتیاز کیا ہی عجیب ہیں! یہ خاک سے اُٹھا کر شہزادوں کے ساتھ بٹھاتا ہے — اپنی قوم کے شہزادوں کے ساتھ مسیح نے ہمارے لیے عظیم کام کیے ہیں؛ کیونکہ ہم تو بھکاری تھے، لیکن اُس نے ہمیں بادشاہ اور کابن بنایا، اور ہم ہمیشہ ہمیشہ تک سلطنت کریں گے۔

:- تمہاری رُسوائی کے بدلے تمہیں دُبرا ملے گا؛ اور شرمندگی کے باعث وہ اپنی میراث میں شادمان ہوں گے

شاید تمہیں ستایا جائے، تمہارا نام بدنام کیا جائے، لیکن جب خُداوند تم پر مہربانی کرے گا، تو تمہیں عجب اجر ملے گا — تمہاری توقعات سے بڑھ کر۔ "تمہاری رُسوائی کے بدلے دُبرا۔"

- پس وہ اپنے ملک میں دُبرا پائیں گے: اُنہیں ابدی خوشی نصیب ہوگی۔ کیونکہ میں خُداوند عدل کو محبوب رکھتا ہوں، میں سوختنی قربانی میں لوٹ کو مکروہ جانتا ہوں؛ اور میں اُن کے کام کو راستی میں ٹھہراؤں گا، اور اُن سے ابدی عہد باندھوں گا۔

دنیا میں ایسی جماعتیں بھی ہیں جو خُدا کی کلیسیا نہیں، اور وہ اپنی ضروریات کو لوگوں سے جبر سے پورا کرواتی ہیں، مگر خُدا "سوختنی قربانی میں لوٹ" سے نفرت کرتا ہے۔ وہ فقط اپنے لوگوں کے رضا کارانہ نذرانے قبول کرتا ہے، اور انہی سے وہ ابدی عہد باندھتا ہے۔

9

- اور اُن کی نسل قوموں میں مشہور ہوگی، اور اُن کی اولاد لوگوں کے درمیان؛ جتنے اُنہیں دیکھیں گے، اقرار کریں گے کہ یہ وہ نسل ہے جس پر خُداوند نے برکت دی ہے۔

اوہ! کاش ہمارے کردار میں وہ علامات ہوں جنہیں دیکھ کر لوگ کہہ اُٹھیں کہ ہم خُدا کے مبارک لوگ ہیں۔ اور یہ فقر و مرض کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا ہے؛ کیونکہ غربت میں قناعت ہوگی، اور بیماری و دل گرفتگی میں بھی ایسی خُداوندی تائید ہوگی کہ لوگ حیران ہوں گے کہ ایسے حالات میں کوئی شخص ایسی خوشی کیسے رکھ سکتا ہے۔ وہ "اُنہیں پہچانیں گے کہ وہ وہی نسل ہے جس پر خُداوند نے برکت دی ہے۔"

10

— میں خُداوند میں نہایت شادمان ہوں گا؛

"اے بھائیو اور بہنو، کاش ہم سب اس آیت کی رُوح کو اپنا سکیں — کہ ہر ایک کہے: "میں خُداوند میں نہایت شادمان ہوں گا۔"

10

- میری جان میرے خُدا میں شادمان ہوگی؛  
"کیا ہی قیمتی فقرہ ہے — "میری جان میرے خُدا میں شادمان ہوگی۔"

10

- کیونکہ اُس نے مجھے نجات کے لباس پہنائے ہیں، اُس نے مجھے صداقت کا جبہ اوڑھایا ہے، جیسے دُلہا اپنے آپ کو زیوروں سے آراستہ کرتا ہے، اور جیسے دُلہن اپنے زیورات سے سنگھار کرتی ہے۔

ایسے پُرمسرت مواقع پر مشرقی لوگ اپنی تمام دولت زیورات میں ظاہر کرتے ہیں۔ دُلہا تاج پہنتا ہے — وہ ایک دن کا بادشاہ ہوتا ہے؛ اور دُلہن اپنے بیش قیمت زیورات سے آراستہ ہوتی ہے۔

یہ سب، ایک اعلیٰ رُوحانی مفہوم میں، ہمیں مسیح میں ملتا ہے۔ وہ فقط پردہ نہیں بلکہ زینت، جلال، عظمت، فخر، اور خُسن بھی ہے۔ خُدا کے فرزند جب مسیح میں ہوتے ہیں تو وہ کیسا دکھتے ہیں، بیان سے باہر ہے۔ مگر یہ یقیناً ہے کہ خُدا باپ کو اپنے فرزند، جب وہ مسیح میں ہوتے ہیں، بے حد دل پسند لگتے ہیں۔ جیسے ہم اپنے بچوں کو خوبصورت جانتے ہیں، ویسے ہی خُدا اپنے بچوں کو پیارا جانتا ہے جب وہ نجات کے لباس سے ملبس ہوں، اور صداقت کے جبہ سے ڈھانپے گئے ہوں۔

11

- کیونکہ جس طرح زمین اپنی کونپل کو اُگاتی ہے، اور جیسے باغ اُس میں بوئے ہوئے کو ابھارتا ہے، ویسے ہی خُداوند خُدا تمام قوموں کے سامنے صداقت اور ستائش کو ابھارے گا۔

مرقس — باب 14

## آیت 22

اور جب وہ کھانا کھا رہے تھے، یسوع نے روٹی لی، اور برکت دی، اور توڑی، اور اُنہیں دی، اور فرمایا، "لو، کھاؤ؛ یہ میرا بدن ہے۔"

یہ محض ایک کھانے کا حصہ تھا۔ نہ یہ کوئی رسم قربانی تھی، نہ خونی، نہ بے خونی۔ بلکہ یہ یادگاری رسم تھی، جس کی ایک جھلک اُس نے اُسی لمحہ پیش کی، جب وہ ابھی یادگاری نہ بنی تھی۔ "جب وہ کھا رہے تھے، یسوع نے روٹی لی" — کوئی مقدس ویفر تلاش نہ کی گئی، نہ کوئی خاص غذا، بلکہ وہی روٹی جو وہ کھا رہے تھے۔ "برکت دی" — یعنی خدا کا شکر ادا کیا۔ "اور" — توڑی، اور اُنہیں دی، اور فرمایا، لو، کھاؤ؛ یہ میرا بدن ہے۔

## آیات 23-24

اور اُس نے پیالہ لیا، اور شکر ادا کر کے اُنہیں دیا، اور اُن سب نے اُس میں سے پیا۔ اور اُن سے فرمایا، "یہ میرا وہ خون ہے جو نئے عہد کے لیے بہایا جاتا ہے، بہتوں کے واسطے۔"

رومن کیتھولکوں کی طرح اُنہوں نے ان الفاظ کو حرف بہ حرف نہ لیا، کیونکہ یسوع خود اُن کے سامنے بیٹھا تھا۔ وہ یہ کیسے گمان کرتے کہ جب وہ روٹی دے رہا ہے تو وہ واقعی اُس کا بدن ہے؟ اُس کا بدن تو اُن کے سامنے تھا۔ کیا اُس کے دو بدن تھے؟ جب اُس نے پیالہ دیا اور فرمایا، "یہ میرا خون ہے"، تو وہ کیسے سوچ سکتے تھے کہ اُس کے بدن میں زندگی ہوتے ہوئے وہ خون پی رہے ہیں؟ نہیں، یہ ایک غیر معمولی بات ہے کہ خدا کی زندگی رکھنے والے انسان بھی، بعض اوقات، اس لغو عقیدہ، پر ایمان لے آتے ہیں۔ (Transubstantiation) "یعنی" تبدیلی ماہیت

مسیح کا مطلب یہ تھا: "یہ میری جان کی یادگار ہے، یہ میرے لہو کی نمائندگی کرتا ہے" — جیسا کہ اُس نے فرمایا، "میں در ہوں"؛ مگر کسی نے یہ نہ سمجھا کہ وہ واقعی دروازہ ہے۔ "میں راستہ ہوں"؛ مگر کسی نے یہ نہ سمجھا کہ وہ پتھروں کا راستہ ہے۔ "میں چرواہا ہوں"؛ اور کسی نے یہ گمان نہ کیا کہ وہ لاٹھی لیے بھیڑیں چراتا ہے۔ پس اُس کا مطلب یہی تھا: "یہ میرا بدن ہے، یہ میرا خون ہے" — اور جو وہاں بیٹھے تھے، وہ ہوش و خرد رکھتے تھے، نہ کہ خرافات پر ایمان رکھنے والے۔

## آیات 25-26

میں تم سے سچ کہتا ہوں، میں پھر کبھی انگور کا پھل نہ پیوں گا، جب تک کہ خدا کی بادشاہی میں وہ نئی صورت میں نہ پیوں۔" اور جب اُنہوں نے حمد کا گیت گایا، تو زیتون کے پہاڑ کی طرف نکل گئے۔

میں بارہا یہ بات کہہ چکا ہوں، اور پھر دہرانا چاہتا ہوں، کہ کس قدر جلیل بات ہے کہ نجات دہندہ نے آخری کھانے کے بعد ایک گیت گایا، جب وہ جانتا تھا کہ اب پپلاطس کے قلعہ کی اندیتیں اور کلوری کی موت اُس کی منتظر ہیں۔ مگر اُس نے فرمایا، "او، ایک گیت گائیں"۔ اُس نے داؤد کا مزموںر چُنا، اور شاید خود ہی دُھن چھیڑی۔ "اور جب وہ حمد گا کر نکلے، تو زیتون کے پہاڑ کی طرف چلے گئے۔"

## آیت 27

—، اور یسوع نے اُن سے فرمایا  
— جب وہ راہ میں چل رہے تھے

## آیات 27-28

تم سب میرے سبب سے آج رات ٹھوکر کھاؤ گے، کیونکہ لکھا ہے، 'میں چرواہے کو ماروں گا، اور بھیڑیں پرانگندہ ہوں گی'۔" "لیکن میرے جی اُٹھنے کے بعد، میں تم سے پہلے گلیل کو جاؤں گا۔"

کیا تسلی بخش کلام ہے! گویا فرماتا ہے، "اگرچہ تم منتشر ہو جاؤ گے، میں تمہیں جمع کروں گا۔ اگرچہ تم مجھے چھوڑو گے، میں تمہیں نہ چھوڑوں گا۔ میں تمہارے پرانے مقام، اُن بستیوں میں واپس جاؤں گا، جہاں میں پہلے منادی کیا کرتا تھا۔ میں تم سے پہلے گلیل کو جاؤں گا۔"

## آیات 29-30

مگر پطرس نے اُس سے کہا، "اگر سب ٹھوکر کھائیں، تو بھی میں ہرگز نہ کھاؤں گا۔" یسوع نے اُس سے فرمایا، "میں تجھ سے — سچ کہتا ہوں، کہ آج، ہاں، اسی رات (یہودی دن سورج غروب ہوتے ہی شروع ہوتا ہے)



### آیات 30-31

مرغ کے دوبار بانگ دینے سے پہلے، تُو تین بار مجھے انکار کرے گا۔" مگر اُس نے اور بھی زور دے کر کہا، "اگر—"  
مجھے تیرے ساتھ مرنا بھی پڑے، تو بھی تجھے ہرگز انکار نہ کروں گا۔" اسی طرح سب نے بھی کہا۔

پس پطرس اکیلا نہ تھا اپنی اس شدید اور جوشیلی وفاداری کے اظہار میں۔ اُن سب کی نیت تھی کہ وہ اپنے استاد کے ساتھ وفادار رہیں، بلکہ اُس کے لیے مرنے کو بھی تیار تھے—جیسے آج تُو اور میں کہتے ہیں۔ مگر کیا ہم اُن سے بہتر نبھائیں گے؟ اگر ہماری نیت بھی اُن ہی کی مانند اپنی طاقت پر قائم ہو، تو ہم بھی ویسے ہی ناکام ہوں گے۔

### آیت 32

—اور وہ ایک مقام پر پہنچے، جس کا نام گتسمنی تھا  
—وہ باغ جو زیتون کے پہاڑ کے دامن میں واقع تھا  
"اور اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، "یہاں بیٹھو، جب تک میں دعا کروں۔"

(اٹھ شاگرد دروازے پر نگہبانی کریں، کہ وہ اُسے اُس کے دشمن کی آمد سے باخبر کریں۔)

### آیت 33

اور وہ پطرس، یعقوب، اور یوحنا کو ساتھ لے کر گیا، اور سخت حیران اور نہایت رنجیدہ ہونے لگا؛  
اُنہوں نے اُسے پہلے کبھی ایسے حال میں نہ دیکھا تھا۔ وہ جیسے کہ یکایک دہشت زدہ ہو گیا ہو، حیرت سے بے حال، غم سے  
بوجھل، ایسا کہ سنبھل نہ سکے۔

### آیت 34

"اور اُن سے فرمایا، "میری جان غم سے یہاں تک ڈکھی ہے کہ مرنے کو ہے؛ تم یہاں ٹھہرو اور جاگتے رہو۔  
یہ تین شاگرد اُس کے سب سے قریب تھے—اُس کے بدمذہب، جو اُسے دشمن کی آمد سے آگاہ کریں۔"

### آیت 35

—اور وہ تھوڑا سا آگے گیا  
—(ایک پتھر کی مار جتنا فاصلہ)  
اور زمین پر گرا، اور دعا کی کہ اگر ممکن ہو تو وہ گھڑی اُس سے ٹل جائے۔

### آیت 36

اور فرمایا، "آبا، اے باپ! تجھ سے سب کچھ ممکن ہے؛ یہ پیالہ مجھ سے ہٹا دے؛ تو بھی، جو میں چاہتا ہوں وہ نہیں، بلکہ جو تُو  
"چاہے۔"

"یہی اُس دعا کا جوہر و مغز تھا—"میری نہیں، بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔"

### آیت 37

—اور وہ آیا، اور انہیں سوتے پایا  
وہ تین چُنیدہ ساتھی، اُس کے خاص ہمراز۔

"اور اُس نے پطرس سے فرمایا، "شمعون! تُو سوتا ہے؟ کیا تُو ایک گھڑی بھی جاگ نہ سکا؟"

متی اور لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ اُس نے فرمایا، "کیا تم ایک گھڑی بھی میرے ساتھ جاگ نہ سکے؟" اور مرقس خاص کر بیان کرتا ہے کہ اُس نے پطرس سے مخاطب ہو کر یہ کہا۔ اور یاد رکھ، مرقس کی انجیل درحقیقت پطرس کی انجیل ہے۔ پطرس مرقس کا دوست تھا، اور مرقس نے اپنی انجیل پطرس کی سنائی باتوں سے مرتب کی، پس پطرس نے اپنی کمزوری خود بیان کی  
—"شمعون، تُو سوتا ہے؟"

### آیت 38

"جاگتے رہو اور دعا کرو، تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ روح تو مستعد ہے، لیکن جسم کمزور ہے۔"

آہ! کیا شفیق عذر اُس نے اُن کے لیے پیش کیا—کہ اُن کی روح مستعد ہے، اگرچہ جسم سست ہے۔

#### آیات 39-40

اور پھر جا کر ویسی ہی باتیں کرتا ہوا دعا کی۔ اور لوٹ کر پھر اُسے سوتے پایا—(کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بھاری تھیں) —اور اُن کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

وہ کیا عذر کرتے؟ دوسری بار بھی سو گئے تھے! اُن پر گویا غنودگی چھا گئی تھی۔

#### آیت 41

اور وہ تیسری بار آیا، اور اُن سے فرمایا، "اب سو لو، اور آرام کرو؛ بس، گھڑی آ پہنچی؛ دیکھو، ابنِ آدم گناہگاروں کے ہاتھوں "پکڑوایا جاتا ہے۔"